بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶ | جمعرات ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ - ۲ تبوک ۱۳۶۱ھش - ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کا دن احمدی احباب عید کی طرح منائیں گے

مرکزِ سلسلہ اور دیگر شہروں میں جماعتی عمارات مساجد اور گھروں پر چراغاں کیا جائیگا

غرباء کو کھانا کھلایا جائے گا ـــــ مٹھائی تقسیم ہوگی

احبابِ جماعت ہر طرح سے بھرپور خوشی کا اظہار کرینگے

سرزمین سپین پر سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کے افتتاح کا جشن منانے کی تفصیلی ہدایات

ربوہ - یکم تبوک / ستمبر - سرزمین سپین پر سات سو سال کے بعد پہلی مسجد کی تعمیر کی خوشی میں دنیا بھر کے احباب جماعت احمدیہ دس ستمبر کو بھرپور خوشی منائیں گے اور عید کی طرح سے خوشی کیساتھ یہ دن گذاریں گے۔ واضح رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس روز پیدرو آباد کے نزدیک تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا افتتاح فرمائیں گے۔

سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس اہم موڑ کی خوشی میں جو اقدامات جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ اور دیگر شہروں میں کئے جائیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

ربوہ میں تمام جماعتی عمارات اور محلوں کی مساجد پر چراغاں کیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ کے مرکز سے سات بکرے صدقہ کئے جائیں گے۔ ربوہ کے ہر محلہ سے کم از کم ایک بکرا صدقہ کیا جائے۔ اور بیرون ربوہ تمام جماعتیں اپنے جماعتی نظام کے تحت حسبِ توفیق بکرے صدقہ کریں۔

خوشی منانے کے ان اقدامات میں سب سے اہم حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور پُرسوز دعائیں ہیں۔ چنانچہ دس ستمبر کے دن کا آغاز نماز فجر سے ہی اس مسجد کے قیام پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے سے ہو۔ اس کے بعد جس وقت پیدرو آباد میں مسجد بشارت کا افتتاح ہو رہا ہوگا عین اس وقت دنیا بھر کے احمدی اپنے اپنے ملک میں اجتماعی دعا میں حصہ لیں۔

اس روز کے دیگر اقدامات میں یہ بھی شامل ہے کہ نہ صرف جماعتی مساجد اور عمارتوں پر چراغاں کیا جائے گا بلکہ مرکز ربوہ اور بیرون ربوہ میں ہر جگہ احمدی احباب اپنی اپنی توفیق و استطاعت کے مطابق اپنے گھروں پر اپنے طور پر چراغاں کریں اور اسی طرح سے مختلف شہروں میں جماعت احمدیہ کی عمارات اور مساجد پر جماعتی نظام کے تحت چراغاں کیا جائے۔

چونکہ اس دن کو عید کے طور پر منایا جائے گا اس لئے احباب جماعت اس روز خوشی منانے کے لئے حسبِ توفیق صدقہ کرنے کے علاوہ اپنے طور پر بکرے ذبح کریں خود کھائیں عزیزوں دوستوں کو بھجوائیں، مٹھائی منگوائیں محلوں میں بچوں وغیرہ میں تقسیم کریں۔ اس کے علاوہ اس روز جمعہ کے دن تمام مساجد احمدیہ میں مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے بارے میں خطبات دیئے جائیں گے۔ اس روز غرباء کو کھانا کھلایا جائے گا اور جماعتی نظام کے تحت بلا تفریق مذہب و ملت غرباء کو خصوصی طور پر اچھے اچھے کھانے کھلا کر اپنی خوشی اور اللہ تعالیٰ کے حضور جذبۂ تشکر کا اظہار کیا جائے گا۔

دیگر اقدامات

اس روز کی دیگر تقریبات میں خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے تحت کھیلوں کے مقابلے اور مرکز سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام مسجد بشارت سپین کے افتتاح پر ایک سیمینار منعقد کیا جائے گا۔ آج کل احباب جماعت مسجد سپین کی تصویر پر مشتمل خوبصورت اور دیدہ زیب ویو کارڈ حاصل کر کے اپنے دوست احباب کو بھیج رہے ہیں۔

مسجد بشارت کے افتتاح کے موقعہ پر خصوصی دعاؤں کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے بابرکت موقع کی ساعت یعنی دس ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ نزدیک آتی جا رہی ہے اس تاریخ ساز موقعہ کی اہمیت کے پیش نظر احباب جماعت خصوصی دعاؤں میں مشغول ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام احباب جماعت اپنی دعاؤں میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر شدت پیدا کریں۔ قریباً سات سو چالیس سال کے بعد حاصل ہونے والے اس موقع کی مناسبت سے ہماری دعاؤں میں بھی اتنا ہی زور، اتنا ہی تسلسل اور تواتر ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ سپین پر روانگی سے قبل ان لوگوں کو جو اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکے خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"پس پیچھے رہنے والوں سے میں کہتا ہوں کہ دعائیں کریں اور موجیں کریں۔ بے نیاز ہو جائیں ان باتوں سے کہ وہ جا سکتے ہیں یا نہیں ..... دعاؤں سے مدد کریں۔ اہل سپین کے لئے دعائیں کریں۔ ان کے مقاصد کے اعلیٰ تر ہونے کیلئے دعائیں کریں"

(الفضل ۲۹ اگست ۱۹۸۲ء)

جملہ احباب کو توجہ کے ساتھ اور اور خصوصی تضرع اور عاجزی و زاری کے ساتھ ان دنوں دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور جملہ عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو بار بار ان کا یہ فرض یاد دلاتے رہیں کہ سب احباب خصوصی دعائیں کرتے رہیں کہ یہ بابرکت تقریب ہر لحاظ سے خیر و خوبی سے انجام پائے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کے شر اور مشکل سے محفوظ رکھے۔ کثیر تعداد میں آنے جانے والوں کا حامی و ناصر ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حضور کے دورہ کے ہر مرحلہ کو اپنے فضل و کرم سے آسمانی تائیدات اور نصرتِ الٰہی کا مورد بنائے۔ حضور کو صحت و تندرستی کے ساتھ پورا دورہ مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے، ہر حاسد اور شر پسند کے شرارتوں سے بچا کر بخیریت تمام دوبارہ ہمارے درمیان واپس لائے۔

(آمین)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

۲ تبوک ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبل انعام یافتگان کی اپیل

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ۹ انعام یافتہ اہم شخصیات نے ایک مشترکہ بیان میں دنیا بھر کے با اختیار افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ دنیا کو تیسری عالمگیر جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرات سے بچانے کی کوشش کریں۔

یہ مختصر سی خبر دنیا کی اس حالت کا پتہ دیتی ہے جس میں آج دنیا گرفتار ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا بھر کے ذہین اور چوٹی کے دماغ اپنی بصیرت کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ یہ دنیا تباہی و بربادی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ صاحبان نظر پر یہ روشن ہوتا جا رہا ہے کہ یہ دنیا دن بدن چوروں، قزاقوں اور لٹیروں کی دنیا بنتی جا رہی ہے۔ جتنا تہذیب و تمدن کا پرچار کیا جا رہا ہے اتنی ہی درندگی بڑھتی جا رہی ہے حال ہی میں بے کس فلسطینیوں پر جو وحشیانہ بمباری کی گئی ہے۔ وہ اس صورت حال کا ادنیٰ سا اظہار ہے۔ آج کے دور میں دنیا کا ماحول ایک طوفان زدہ سمندر کی طرح نظر آ رہا ہے جس میں دیوانوں کی طرح سر ٹکراتے بگولے نظر آ رہے ہیں اور ایسے عالم میں عالم انسانیت کی شکستہ کشتی اور مجبور و بے بس انسانوں کی متاع زندگی کا حال یہ ہے کہ اب غرق ہوئی اور تب غرق ہوئی۔

یہ وہی صورت حال ہے جس سے نجات کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس ..... کو بھیجا اور یہی وہ تباہی ہے جس کی پیشگوئی سیدنا حضرت اقدس .... نے بار بار کی ہے اور بڑے تواتر سے دنیا کو بتایا ہے کہ اس آفت سے نجات کے لئے صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مامور اور فرستادہ کا دامن تھاما جائے۔ سیدنا حضرت اقدس ..... نے نہایت پر جلال انداز میں اس حقیقت کو بار بار بیان فرمایا ہے۔ حضور کا ارشاد ہے۔

"اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر وہ شخص جو میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔" (فتح اسلام)

اس طوفان ضلالت اور عالمگیر خوفناک تباہی سے بچنے کا مژدہ دنیا بھر کو یوں دیتے ہیں

"میری طرف دوڑو کہ وقت ہے۔ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔ سچی شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل، جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اس کی بہت ہی تحقیر کی۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم"

(دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء ص ۱۳-۱۴)

دنیا کے سروں پر تباہی منڈلا رہی ہے۔ طوفان بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ ہر طرف سے تاریکی کا سایہ دن بدن گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ مشکل صورت حال تدبر اور تفکر کی طالب ہے۔ اہل دانش کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ سوچنے اور سمجھنے والوں کو دنیا کے تیز دھارے سے اپنے ذہن کو چند لمحے بچا کر یہ غور کرنا ہوگا کہ دنیا کی نجات آخر کس طرح ہوگی۔ کیا سب لوگ خود کو تباہی کا نوالہ بنا دیں گے۔ کیا آخری تباہی ہمیشہ کے لئے دنیا کا مقدر ہوگی۔

ایک پکارنے والے نے پکارا اور دنیا کو اس کی نجات کی نوید دی۔ مبارک

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنیوالے واقعات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کی جھلکیاں

ایک کھجور

نہ خود کھائی نہ نواسے کو کھانے دی

پاکوں کے سردار اور نبیوں کے خاتم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک دفعہ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اکثر اوقات آپؐ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا۔ کئی کئی وقت کا فاقہ بھی آپؐ پر آجاتا تھا۔ اس روز بھی کچھ اسی قسم کی صورت حال تھی۔ گھر میں داخل ہوئے تو نظر اپنے بستر پر پڑی۔ اس پر ایک کھجور پڑی تھی۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے اس کھجور کو کھانے کا خیال فرمایا۔ چنانچہ اپنا دست مبارک کھجور کی طرف بڑھایا اور کھجور کو ہاتھ میں لے کر قریب تھا کہ آپؐ اس کو اپنے منہ ڈال لیتے کہ ــــ فوراً بجلی کے کوندنے کی طرح آپؐ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ کہیں یہ کھجور صدقہ کی نہ ہو۔ یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کھجور کسی غریب اور محتاج کا حق ہو اور آپ اس کھجور کو خود کھا لیں۔ اور کسی کا حق مارا جائے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لئے اور اپنے خاندان کے افراد کے لئے صدقہ کا مال حرام قرار دیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی باوجود بھوک کے، اس کھجور کو ہاتھ سے واپس زمین پر ڈال دیا۔ ایک معمولی سی کھجور کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اور پھر اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر کون آپؐ کو دیکھ رہا تھا۔ یہ معمولی سا واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے انتہائی پاکیزہ گوشوں کو نمایاں کرتا ہے۔ اور آپؐ کے دل کی نہایت عمیق گہرائیوں میں موجود آپؐ کی نیکی اور صدق و صفا کا اعلان کرتا ہے۔

آپؐ کے دو نہایت پیارے نواسے آپؐ کی چہیتی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی عمر دو دو تین تین سال تھی۔ دونوں آپؐ کو بہت ہی پیارے تھے۔ کیونکہ آپؐ کے ہاں اور کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ دونوں معصوم اور پاکیزہ بچے ایک دفعہ آپؐ کے گھر تشریف لائے اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں صدقہ کی کچھ کھجوریں پڑی تھیں۔ معصوم بچوں نے کھانے کی چیز دیکھی تو جھٹ اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ان میں سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دیکھتے ہی دیکھتے کھجور اٹھائی اور منہ میں ڈال لی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ ہوئی تو یہ معصوم بچہ کھجور کو منہ میں ڈال چکا تھا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آن واحد میں اپنے چہیتے نواسوں کی محبت اور ان پر اپنی شفقت کو فراموش کر گئے۔ اور فوراً انگلی حضرت حسنؓ کے منہ میں ڈال کر کھجور کو منہ سے باہر نکال لیا۔ اور یہ فرمایا۔

یہ تمہارا حق نہیں۔ یہ دوسروں کا حق ہے

معصوم بچہ جب کوئی کھانے کی چیز منہ میں ڈالتا ہے تو اگر اس کے منہ سے زبردستی یہ چیز نکالنی ہو تو کتنا چیختا چلاتا ہے اور ماں باپ بعض اوقات بچے کی محبت میں اسے کھانے دیتے ہیں کہ اب منہ میں چیز ڈال لی ہے تو اس کا کیا نکالنا۔ ذرا سوچئے کہ جب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے منہ سے نکالی ہوگی تو وہ اپنی معصومیت میں کس کس طرح سے چلائے ہوں گے۔ مگر دنیا بھر کی اصلاح پر مامور یہ پاکیزہ وجود صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر سب سے زیادہ ظلم کرنے والا تھا۔ اس نے نہ پیارے نواسے کے رونے کی پرواہ کی اور نہ اپنے دل کی محبت کا خیال کیا اور نہ ہی ایک کھجور کو معمولی سمجھا۔ اس پاک وجود نے دنیا بھر کو رحمت دینے کے لئے اپنے نفس پر انتہائی ظلم کر کے اس کا وجود ہی ختم کر کے رکھ دیا اور دنیا بھر کو درس دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض انسان پر عائد کئے ہیں۔ ان سے سرمو انحراف کی بھی اجازت نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بقیہ کالم اوّل

ہیں وہ لوگ جو اس آواز پر لبیک کہیں اور خود کو بچائیں ؎

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوحؑ کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ سے پیوستہ

یورپ میں اسلام کا مستقبل

جناب مسعود احمد خان دہلوی

ماہرین کیطرف سے بے لاگ تجزیہ

اُن کی اس اندرونی کیفیت کا اندازہ فلسفہ، تاریخ اور عمرانیات کے اُن ماہرین کی کتب سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو قوموں اور ان کے تہذیبی نظاموں کے عروج و زوال کے اسباب و عوامل پر گہری نظر رکھنے کے باعث مغربی تہذیب کے زوال اور اس کے عبرتناک انجام اور اسکے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خلاء کو پُر کرنے والے نئے روحانی نظام کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں اور اپنے مشاہدات اور غور و فکر کے نتائج کو اپنی تصانیف میں پیش کر رہے ہیں۔ اگر ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے تو اس امر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ یورپ میں درپردہ ایسے تغیرات بڑی تیزی سے رونما ہو رہے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی بشارتیں بڑی شان سے پوری ہوں گی اور کَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آئے بغیر نہ رہے گا۔ اگر دیر ہے تو صرف ایک

(Turning Point)

یعنی نئے موڑ کے آنے کی اور جب وہ آئے گا تو خدا تعالیٰ کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دکھائے گا اور مُردوں کی نبض ناگہ پھر زندہ وار چلنے لگے گی۔

میں بین الاقوامی شہرت رکھنے والے فلسفۂ تاریخ کے برطانوی ماہر مسٹر آرنلڈ جے ٹوئن بی کے غور و فکر کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اس امکان کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا ہے کہ عنقریب مغربی تہذیب کے مٹنے کے بعد جو زبردست خلاء رونما ہوگا اُسے وہ ارفع مذہب ہی پُر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جسے جماعت احمدیہ فی زمانہ دنیا میں پیش کر رہی ہے۔ اُن کا نظریہ جسے انہوں نے اپنی چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل تصنیف

(The Study of History)

(یعنی مطالعۂ تاریخ) میں بڑی وضاحت سے پیش کیا ہے، یہ ہے کہ دنیا میں نئی تہذیب کی بنیاد مذہبی عقائد و نظریات پر پڑتی ہے۔ جب مذہب میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو اُس مذہب پر مبنی تہذیب کی بنیاد بھی متزلزل ہو جاتی ہے اور روحانی اقدار کے پس پردہ چلے جانے کے باعث مادی اقدار پنپنا شروع ہو جاتی ہیں اور بالآخر مادیت کا غلبہ اُس تہذیبی نظام کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیتا ہے جب کوئی تہذیب زوال پذیر ہوتی ہے تو اُس کے زوال کے زمانہ میں ایک ارفع مذہب بیج کی شکل میں ضرور نمودار ہوتا ہے۔ پرانی تہذیب رفتہ رفتہ مٹتی چلی جاتی ہے اور وہ ارفع مذہب بتدریج ترقی کر کے زور پکڑتا جاتا ہے یہاں تک کہ جب پرانی تہذیب مٹتی ہے۔ تو اُس ارفع مذہب کی بنیاد پر ایک نئی تہذیب معرضِ وجود میں آ کر نوعِ انسان کو مکمل تباہی سے بچانے اور از سرِ نو شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنے کا موجب بنتی ہے۔

مسٹر ٹوئن بی نے دنیا میں قائم ہونیوالے مختلف تہذیبی نظاموں کے عروج و زوال کا بہت تفصیلی جائزہ پیش کر کے اپنے اِس نظریہ کی صحت کو بہت مدلل طور پر ثابت کیا ہے اور پھر یہ بتایا ہے کہ مغربی تہذیب روحانی عنصر سے یکسر عاری ہو جانے کے باعث اب عنقریب مٹنے والی ہے مغربی اقوام اپنی ظاہری اور مادی تدابیر سے اسے سنبھالا تو دے سکتی ہیں اور ناگزیر تباہی کو التواء میں تو ڈال سکتی ہیں لیکن اُسے بالآخر کالعدم ہونے سے نہیں بچا سکتیں۔ اسکے مٹنے کے بعد رونما ہونے والے خلاء کو لازمی طور پر ایک ارفع مذہب ہی پُر کرے گا۔ وہ ارفع مذہب یقیناً پہلے ہی معرضِ وجود میں آ چکا ہے اور بلوغت کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ مغربی تہذیب کے مٹنے اور اُس ارفع مذہب کے بالغ ہو کر غالب آنے میں کئی صدیاں لگ سکتی ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مغربی تہذیب نہ مٹے اور ایک ارفع مذہب غالب آ کر ایک نئے تہذیبی نظام کی بنیاد نہ ڈالے۔ چنانچہ اُن کے نزدیک فی الوقت جس سوال کو بنیادی اہمیت حاصل ہے وہ یہ نہیں ہے کہ مغربی تہذیب کو مٹنے اور کالعدم ہونے سے کیونکر بچایا جائے کیونکہ اس کا مٹنا تو یقینی ہے کوئی اسے مٹنے سے بچا نہیں سکتا بلکہ اصل اہمیت اس سوال کو حاصل ہے کہ وہ ارفع مذہب کون سا ہے جس کی کوکھ سے نئی تہذیب نے جنم لینا ہے چنانچہ وہ اپنے مضمون بعنوان

"[illegible] of History"

(یعنی تاریخ کے متعلق میرا نقطۂ نظر) میں رقمطراز ہیں۔

"ابراہیم موت سے ہم آغوش ہونے والے تہذیبی نظام سے منہ پھیر کر الگ ہو جانیوالے ایک فرد تھے۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل نے بھی ایک مٹتی ہوئی تہذیب کی کوکھ سے جنم لیا۔ پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے والی یونانی اور رومی دنیا کے مصائب ہی تھے۔ جنہوں نے عیسائیت کو جنم دیا۔ فی الوقت ہمارے سامنے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ہماری موجودہ دنیا کے تباہ حال انسانوں کی رہنمائی کے لئے بھی کوئی ایسی ہی روحانی روشنی اور تنویر منصۂ شہود پر آئے گی جو اُن یہودیوں کے مثیل ہیں جن پر اُن کی اذیت ناک جلاوطنی کے زمانہ میں بابل کے دریاؤں کے کناروں پر بہت کچھ نازل کیا گیا تھا؟ اس سوال کا جواب خواہ کچھ ہی ہو وہ کرۂ ارض پر چھائی ہوئی ہماری مغربی تہذیب کے انجانے انجام سے کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔"

(Civilization on Trial Pg)

ایک اور مضمون بعنوان

"The Present Point in History"

(یعنی فی زمانہ تاریخ کا مرکزی نکتہ) میں انہوں نے مغربی تہذیب کے بہرصورت مٹنے اور کالعدم ہونے کی پیشگوئی کرنے کے بعد لکھا ہے کہ دنیا کو امریکہ اور روس نے آپس میں بانٹ رکھا ہے اور ایک دوسرے کے بالمقابل انکے بلند بانگ دعاوی ایسے لاؤڈ سپیکرز ہیں جن سے بلند ہونے والے شور و غوغا میں ایک ایک ارفع مذہب کی نحیف آواز دبی ہوئی ہے۔ جب مغربی تہذیب اپنے انجام سے ہم آغوش ہو گی اور امریکہ و روس کے لاؤڈ سپیکرز مُہر بہ لب ہو جائیں گے تو پھر اُس ارفع مذہب کی دبی ہوئی آواز دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ "ہو سکتا ہے کہ وہ الفاظ اور وہ کارنامے جن سے موجودہ دنیا کی نجات وابستہ ہے ایک غیر متوقع افق پر نمودار ہوں اور دنیا ان کی طرف بے اختیار دوڑنا شروع کر دے۔"

پھر ایک اور مضمون بعنوان:-

"Islam, the West and the Future"

(یعنی اسلام، مغربی دنیا اور مستقبل)

میں مسٹر ٹوئن بی نے اُن ارفع مذاہب میں (جو ان کی رائے میں مغربی تہذیب کی تباہی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے خلاء کو پُر کر سکتے ہیں) اُس حقیقی اسلام کا خاص طور پر ذکر کیا ہے جسے جماعت احمدیہ دنیا میں پیش کر رہی ہے اور اپنے مبلغین کے ذریعہ دنیا بھر میں اس کی اشاعت میں مصروف ہے اس مضمون کے آخر میں انہوں نے لکھا ہے جس طرح بسا اوقات دنیا کو ایک بھدا اور پھسڈی نظر آنے والا گھوڑا دوڑ میں بازی لے جاتا ہے اسی طرح کوئی عجب نہیں کہ اسلام کی وہ ارفع شکل جسے جماعت احمدیہ دنیا میں پیش کر رہی ہے مغربی تہذیب کی جگہ لینے اور مغرب میں ایک نئے تہذیبی نظام کی بنیاد ڈالنے میں کامیاب ہو جائے۔

(سویلیزیشن اون ٹرائل صفحہ ۲۰۴)

مسٹر ٹوئن بی کے اِس جائزہ سے یہ عیاں ہے کہ یورپ کی مادی تہذیب اپنی تمام تر ظاہری سج دھج اور خوشحالی و فارغ البالی کے باوجود روحانی اخلاق سے عاری کھوکھلے پن کے باعث اس ایٹمی دور میں مغربی طاقتوں کے ناگزیر باہمی ٹکراؤ کے امکانات سے اس درجہ زار و نزار اور زبوں حالت میں کہ گویا اپنے آخری دموں پر ہے اور آخری ہچکی کے لئے اُس معین وقت کی منتظر ہے جب خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ سب ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب تک کہ مغربی تہذیب کی پھیلائی ہوئی دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔

یورپ میں غلبۂ اسلام کے پہلے دو مراحل

یورپ کی مذکورہ بالا حالت کی روشنی میں جب ہم غلبۂ اسلام کی آسمانی پیشگوئیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو بالآخر وہاں اسلام کا غالب آنا بظاہر حالات بھی عین ممکن نظر آتا ہے۔ خود آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کا آسمانی حربہ درجہ بدرجہ بروئے کار آ کر مرحلہ وار کامیابی سے ہمکنار ہوتا چلا آ رہا ہے تفصیلات کی رو سے یوں تو اُس نے کئی مرحلوں میں بروئے کار آنا تھا لیکن اُن مرحلوں میں سے تین مرحلوں کو خاص اہمیت حاصل ہے پہلے دو مراحل کے طور پر پہلے مغرب میں عیسائیت کا مٹنا اور پھر اس کی جگہ دہریت کا غالب آنا ضروری تھا جیسا کہ حضرت (اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اُن دو مرحلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود فرمایا ہے :-

"عیسائی مذہب کی عمارت تو گرنی شروع ہو گئی ہے۔ عنقریب سوائے پادریوں کے اور سب لامذہب کہلائیں گے"

(الحکم ۲ جنوری ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۸۷)

لیکن ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا کہ عیسائیت کے نابود ہونے کے دَور کے بعد دہریت اور لامذہبیت کے دور کا آنا بھی خالی از حکمت نہ ہوگا گو ہوگا یہ عارضی کیونکہ اس کے بعد یورپ میں بڑی تیزی سے اسلام غالب آئے گا۔ اسی لئے ایک دفعہ جب حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نے سیدنا حضرت (اقدس ۔۔۔۔) کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور تو یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہاں کے لوگ مذہب کے نام سے ہی متنفر ہو رہے ہیں، اس پر حضور نے ارشاد فرمایا:-

"اچھا ہے تختی صاف ہو رہی ہے، نقش اچھا جمے گا۔ مریم کے بیٹے مسیح کی خدائی کا بُت قلوب سے مٹنے دو تا اسلام کے لئے جگہ خالی ہو"

(مجدد اعظم حصہ سوم صفحہ ۱۰ مولفہ ڈاکٹر بشارت احمد طبع اوّل ۱۹۴۴ء)

جس زمانہ میں سیدنا حضرت (اقدس ۔۔۔۔) نے یورپ اور امریکہ میں بالآخر اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اُس وقت یورپ کو عیسائیت کے ایک بہت بڑے گڑھ اور مرکز کی حیثیت حاصل تھی اور مغرب کی عیسائی طاقتیں پورے کرۂ ارض پر چھائی ہوئی تھیں اور عیسائی پادری اور مناد ہزاروں ہزار کی تعداد میں مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے تھے اور ہر قوم اور نسل کے لوگوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنا رہے تھے اور عنقریب عیسائیت کے پورے کرۂ ارض پر غالب آنے سے متعلق بلند آہنگ دعاوی سے انہوں نے آسمان سر پہ اُٹھایا ہوا تھا۔ اُس وقت دو متضاد دعاوی کرۂ ارض کی فضا میں بلند ہوئے۔ ایک دعویٰ دولت و اقتدار کے نشہ میں سرشار پادریوں کی طرف سے عیسائیت کے کامل غلبہ کی پیش خبری پر مشتمل تھا اور دوسرا دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت (اقدس ۔۔۔۔) کی طرف سے تھا آپ نے ظاہری لحاظ سے بے زر اور بے زور اور یکہ و تنہا ہونے کی حالت میں دنیا میں اس آسمانی بشارت کا اعلان فرمایا کہ یورپ اور امریکہ سے عیسائیت کی صف لپیٹ دی جائے گی بعد ازاں وہاں دہریت کا دور دورہ ہوگا اور جب یہ دوسرا دور بھی اپنے اختتام کو پہنچے گا تو پھر وہاں اسلام غالب آئے گا اور اس کا یہ غلبہ ہر لحاظ سے کامل اور دائمی ہوگا۔

آج ایک دنیا اس حقیقت پر گواہ ہے کہ فی زمانہ خود یورپ اور امریکہ میں عیسائیت کا زور ٹوٹ چکا ہے بلکہ سرے سے اُس کی صف ہی لپیٹ چکی ہے اور وہاں کے لوگ دہریت کی رَو میں بہتے جا رہے ہیں۔ عیسائیت کے مٹنے اور دہریت کے پھیلنے کے دو دَور آسمانی بشارتوں کے عین مطابق رونما ہو چکے ہیں، انتہائی مخالف حالات میں اِن دو دَوروں کا رونما ہونا اِس امر کو مستلزم ہے کہ تیسرا دور یعنی غلبۂ اسلام کا دَور بھی ضرور رونما ہوگا دو مرحلے پورے ہو چکے ہیں اب صرف تیسرا مرحلہ پورا ہونا باقی ہے وہ بھی پورا ہوگا اور دنیا کی کوئی طاقت اُس کے رونما ہونے کو روک نہ سکے گی۔

غلبۂ اسلام کا تیسرا اور آخری مرحلہ

یہ تیسرا اور آخری دور اُس وقت رونما ہوگا جب خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دکھائے گا۔ اسلام کے سوا باقی سب مذاہب مٹ جائیں گے۔ وہ دَور اب قریب آ رہا ہے خود مغرب کے دانشور اُس خدائی ہاتھ کے بروئے کار آنے کے تصور سے لرزاں و ترساں ہیں۔ پھر اُس وقت کے قریب آنے کی اِس امر سے بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۔۔۔۔ کو گزشتہ چند سالوں میں متعدد بار یورپ میں لے جا کر خدائی ہاتھ کے بروئے کار آنے سے متعلق آپ کے ذریعہ وہاں کی اقوام کو زبردست انتباہ فرما چکا ہے جہاں ۱۹۶۷ء کے دورۂ یورپ کے دوران حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک ہولناک عذاب سے متنبہ فرمایا وہاں ۱۹۷۶ء کے دورۂ یورپ میں حضور نے انہیں سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونسٹ نظام کی یکسر ناکامی کے بعد جو روز بروز نمایاں سے نمایاں تر ہوتی جا رہی ہے بہر طور اسلامی نظام کے غالب آنے کی بشارت دی اس طرح اگر دیکھا جائے تو ان پر اس زمانہ میں ہر طرح اور ہر رنگ میں اتمامِ حجت ہو چکا ہے

موعودہ غلبۂ اسلام کے دو بیّن شواہد

اس میں شک نہیں آج مادیت اور دہریت کی رَو میں بہنے والے اور معصیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے یورپ کی حیثیت ایک نقار خانہ کی سی ہے جس میں اسلام کے حق میں اٹھنے والی آواز طوطی کی آواز کی طرح ہے جو ابھی مادیت اور معصیت کے نقاروں سے جو اُٹھنے والے شور میں دبی ہوئی ہے۔ لیکن عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر کے اُن نقاروں کو خاموش کر کے رکھ دے گا اور اسلام کے حق میں اُٹھنے والی آواز کی دلآویزی اہلِ یورپ کے قلوب کو مسخر کرنے لگے گی اور وہ اس دلآویز آواز پر سر دُھنتے ہوئے جَوق در جَوق اسلام کی طرف کھینچے چلے آئیں گے۔ دو باتیں ایسی ہیں جن سے مستقبل میں رونما ہونے والی اس نئی صورتِ حال کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔

اوّل یہ کہ اہلِ یورپ کے دانشور طبقہ کو یہ احساس ہو چکا ہے کہ ان کی مادی تہذیب انہیں تباہی کی طرف لے جا رہی ہے اور اس تہذیب کا مٹنا نوشتۂ دیوار بن چکا ہے اور اب کسی ارفع مذہب کے غالب آنے سے ہی اس کی بجائے ایک روحانی اقدار کی حامل نئی تہذیب کی بنیاد پڑ سکتی ہے اور بعض مغربی مفکرین کے نزدیک وہ ارفع مذہب حقیقی اسلام بھی ہو سکتا ہے جسے جماعت احمدیہ مغرب میں پیش کر رہی ہے۔

دوم اب تک جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں یورپ میں وہاں کے نومسلموں کی جو مختصر جماعتیں معرضِ وجود میں آئی ہیں اُن میں ایسے ایسے دُرِّ نایاب بھی شامل ہیں کہ جن کی چمک دمک اور آب و تاب کو دیکھ کر دل عش عش کر اُٹھتا ہے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں ایسا خوشکن انقلاب آیا ہے کہ وہ باخدا ہی نہیں بلکہ خدا نما انسان بن چکے ہیں وہ مکروہاتِ دنیا سے یوں دامن کش ہوئے ہیں جیسے وہ کبھی ان میں ملوث ہی نہ تھے اور مسابقت الی الخیرات کا جوش اُن میں اس قدر ہے کہ وہ حسب استعداد تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کی اس زمانہ میں جیتی جاگتی تصویر نظر آتے ہیں۔

انگلستان کے جناب ناصر سکروتر مبلغِ اسلام جناب بشیر احمد آرچرڈ اور جناب ناصر وارڈ، ہالینڈ کے جناب عبدالعزیز فرحاخن اور جناب عبدالحمید خان در فیلدن جرمنی کے جناب سعید سٹائن ہاؤزر، جناب سعید کریشمان، اور جناب ہدایت اللہ جبش، ڈنمارک کے جناب عبدالسلام میڈسن جناب الحاج نوح سوئنڈسنس اور جناب کمال کروگ، سویڈن کے جناب محمود ارکسن اور محترمہ قانتہ کرسٹینا، ناروے کے جناب نور احمد بولستاد اور اسی طرح مختلف یورپی ممالک کے درجنوں نومسلم احباب وہ قابلِ قدر ہستیاں ہیں جنہیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے اور دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ یورپ میں غلبۂ اسلام کے خدائی وعدے ضرور پورے ہوں گے اور جس طرح ان نومسلموں کی زندگیوں میں عظیم الشان انقلاب رونما ہوا ہے اسی طرح خدائی وعدوں کے بموجب خدا کا ایک ہی ہاتھ جب یورپ میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائے گا تو یورپ کے کروڑوں انسانوں کی ایسی قلب ماہیت ہوگی کہ وہ خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بن کر صحیح معنوں میں سابق بالخیرات بنے بغیر نہ رہیں گے اور توحید کے متوالے بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو سعادتِ عظمیٰ تصور کریں گے۔

حرفِ آخر اسی لئے سیدنا حضرت (اقدس ۔۔۔۔) نے یورپ کے بے دین باشندوں اور ان کی آئندہ نسلوں کی زندگیوں میں رونما ہونے والے موعودہ انقلاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کے متعلق فرمایا تھا۔

وَاِنِّيْ اَعْلَمُ اِنَّهُمْ بَيْضُ الْاِسْلَامِ وَسَتَخْرُجُ مِنْهُمْ اَفْرُخُ هٰذِهِ الْمِلَّةِ وَسَتُصْرَفُ وُجُوْهُهُمْ اِلٰى دِيْنِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ قَوْمٌ يُفَتِّشُوْنَ كُلَّ اَمْرٍ وَلَا يُغْضُوْنَ الطَّرْفَ مِنَ الْحَقِّ الَّذِيْ حَصْحَصَ وَلَا يَتَثَبَّطُوْنَ مِنْ قَبُوْلِ الْحَقِّ وَيَطْلُبُوْنَ وَلَا يَلْغَبُوْنَ وَمَنْ طَلَبَ فَوَجَدَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

ترجمہ :- اس عربی عبارت کا خود حضور علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ (یعنی اہلِ یورپ) اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اِس ملّت کے بچّے پیدا ہوں گے اور اُن کے منہ الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر ایک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اُس حق سے آنکھ بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے تھکتی نہیں اور جو ڈھونڈ لے گا وہ پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۶۰، ۶۱ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

پس یورپ کی آئندہ نسلوں کا اسلام کی آغوش میں آنا ایک خدائی تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہو کر رہے گی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ بہتوں کے نزدیک وہ آثار ابھی روشن نہیں ہیں تاہم اہلِ بینش و بصیرت خود اُن کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور اس کا برملا اعتراف کرنے میں بھی انہیں باک نہیں ہے۔ اس لئے خدائی پیشگوئیوں، ان کے بتدریج ظہور اور زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کی روشنی میں یہ بات پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ یورپ میں اسلام کا مستقبل نہایت روشن اور درخشندہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ یورپ کا مستقبل صرف اور صرف اسلام ہی کے ساتھ وابستہ ہے۔

آؤ کہانی سنیں

ذہنوں کو جلا بخشنے والے
حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ سبق آموز
تاریخی واقعات
یہ کالم قارئین الفضل مرتب کرتے ہیں

اگر یہ بات پھیل گئی تو وہ شرمندہ ہوگا

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی آیا جو بڑا ہی خبیث الفطرت تھا رات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کے لیے بستر دیا تو اس نے دشمنی اور عداوت کی وجہ سے اس بستر میں پاخانہ پھر دیا اور علی الصبح اٹھ کر چلا گیا۔ مگر جاتے ہوئے وہ اپنی کوئی چیز بھول گیا جب صبح ہوئی تو کسی خادمہ نے دیکھ لیا اور وہ غصہ میں آکر اس یہودی کو گالیاں دینے لگ گئی۔ اتفاقاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی آواز کو سن لیا اور جب دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ وہ یہودی بستر میں پاخانہ پھر کر چلا گیا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی لاؤ میں خود دھو دیتا ہوں چنانچہ وہ پانی لائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر کو صاف کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں یہودی اپنی بھولی ہوئی چیز لینے کے لیے آگیا۔ جب وہ قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بستر کو دھو رہے ہیں اور اس خادمہ سے کہہ رہے ہیں کہ چپ چپ گالیاں مت دو اگر یہ بات پھیل گئی تو وہ شخص شرمندہ ہوگا۔ اس بات کا اس یہودی کے دل پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴)

(مرسلہ: زکیہ فردوس کومل۔ پیر محل ضلع فیصل آباد)

تم لوگ بڑے چالاک ہو

جس طرح مسجد میں لوگ ایک شخص کو امام بنا لیتے ہیں اس طرح صحابہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوت ہوتے ہی ایک شخص کو اپنا امام بنا لیا۔ اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا۔ گجرات کے ایک دوست نے سنایا۔ جب حضرت (اقدس ..... ناقل) کی وفات کی خبر پھیلی تو ایک مولوی کہنے لگا کہ جماعت احمدیہ انگریزی خوانوں کی جماعت ہے اسے دین کا کچھ پتہ نہیں اب فیصلہ ہو جائے گا کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور تم میں چونکہ انگریزی خوانوں کا غلبہ ہے وہ ضرور انجمن کے ہاتھ میں کام دیں گے اور اس طرح ثابت ہو جائے گا کہ مرزا صاحب نبی نہیں تھے دوسرے ہی دن یہاں سے تار چلا گیا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ ہوگئے ہیں۔ یہ خبر جماعت کے دوستوں نے اس مولوی کو بھی جا کر سنا دی وہ کہنے لگا مولوی نورالدین دین سے واقف تھا وہ چالاکی کر گیا ہے اس کے مرنے کے بعد دیکھنا کہ کیا بنتا ہے جب حضرت خلیفہ اول فوت ہوئے تو اس وقت وہ بھی زندہ تھا اور اس وقت چونکہ یہ شور پیدا ہو چکا تھا کہ بعض لوگ کہتے ہیں اصل جانشین انجمن ہے اور بعض خلافت کے قائل ہیں۔ اس نے سمجھا کہ اب تو جماعت ضرور ٹھوکر کھا جائے گی چنانچہ اس نے کہنا شروع کر دیا کہ میری بات یاد رکھنا اب ضرور تم نے انجمن کو اپنا مطاع تسلیم کر لینا ہے مگر معاً یہاں سے میری خلافت کی اطلاع چلی گئی یہ خبر سنکر وہ مولوی کہنے لگا کہ تم لوگ بڑے چالاک ہو۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

(منور احمد قریشی۔ قریشی پرائیویٹ سنٹر ظفر الحق روڈ راولپنڈی)

اذکروا موتٰکم بالخیر

پیارے ابا جان کی یاد میں

(محترمہ خالدہ ملک اہلیہ ملک محمد افضل صاحب فیصل آباد)

میرے پیارے ابا جان ملک محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۲ء بمطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ بروز اتوار بوقت پونے دو بجے بعد دوپہر تقریباً تین ماہ کی طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بیماری کے دوران مرحوم نے نہایت صبر و رضا کا مظاہرہ کیا۔

آپ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۴ء بروز اتوار بمقام کالرہ تحصیل شاہ پور پیدا ہوئے ۱۹۳۲ء میں سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہوئے ۱۳-۴-۱۹۳۷ کو شادی ہوئی ۲۷-۲-۱۹۶۶ کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ مقرر ہوئے اور دسمبر ۱۹۷۴ء تک اس عہدے پر قائم رہے۔ اسکے بعد ۱۷/۳/۱۹۷۵ سے وفات تک امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کے فرائض انجام دینے کی توفیق و سعادت پائی۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی دستخطی سند خوشنودی ۱۸۲۴ آپکو ملی تھی۔ ۱۱ جولائی ۱۹۸۲ء کو بعد از نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی اور رات پونے نو بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی

میرے ابا جان بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احمدیت کے فدائی تھے۔ خوش شکل خوش گفتار اور خوش پوش انسان تھے خوشبو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ ایک با اصول آدمی تھے۔ ہمیشہ ایک ہی قسم کا لباس رکھا۔ اپنی بات اور وعدے کے پکے، عبادت گزار تھے کسی کی تکلیف کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے تھے اور جو کوئی دعا کے لئے کہتا اس کے لئے بار بار دعا کرتے اور ہم میں سے جو کوئی قریب ہوتا اسے بھی دعا کی تحریک کرتے دل کے فیاض اور بڑے سخی تھے۔ ہمارے ساتھ ہمیشہ نصیحت کے رنگ میں باتیں کرتے اور نیکی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ساری اولاد سے محبت تھی اور یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کس کو سب سے زیادہ چاہتے تھے۔

آپ احمدی کس طرح ہوئے۔ یہ واقعہ انہوں نے اپنی نوٹ بک میں وفات سے دو ماہ قبل تحریر کیا جو میں ان کے الفاظ میں درج کرتی ہوں۔

سال ۱۹۲۷ء کا ذکر ہے کہ میں حلقہ طالب والا تحصیل بھلوال علاقہ چناب میں مال تعینات تھا۔ احمدیت سے بالکل ناواقف تھا۔ ملحقہ حلقہ کا پٹواری اور میرا گرداور قانونگو بھی احمدی تھا مگر مجھے قدرتی طور پر ان ہر دو سے نفرت تھی اور میں ان کو دیکھنا تک پسند نہ کرتا تھا مگر ان کا اخلاق اور سلوک میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ پٹواری کے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان سے آیا کرتا تھا اور جو چٹھی رسال ڈاک لیکر آتا تھا وہ پہلے میرے ہاں سے ہو کر اس پٹواری کے پاس جاتا تھا ایک دن اتفاقاً میری نظر رسالہ پر پڑ گئی۔ رسالہ لے کر پڑھنا شروع کر دیا۔ رسالہ مجھے بہت اچھا معلوم ہوا کیونکہ رسالہ میں چند ایک قرآنی باتوں کا مدلل طور پر ذکر تھا۔ پٹواری صاحب سے اجازت لے کر رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ شروع کر دیا۔ مجھے اس رسالہ سے صداقت کی خوشبو آنی شروع ہوگئی اور احمدیوں کے بارہ میں میرے دل میں جو نفرت تھی کسی حد تک دور ہوگئی۔

گرمیوں کا موسم تھا ماہ رمضان کا تھا چاند کی ستائیسویں تھی۔ میں کسی سرکاری تعمیل کی خاطر طالب والا سے ڈھڈہ رانجھا گیا تھا شب یا شی منشی خیر دین چٹھی رساں سیالکوٹی کے ہوتی تھی رات احمدیت کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ میں اس زمانہ میں صوم و صلوٰۃ کا بڑا پابند تھا ہر وقت یہی دعا ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدھا رستہ دکھا دے اور امام مہدی کا زمانہ نصیب کرے۔ رات کو سحری کھانے کے بعد سو رہا تھا کہ خواب دیکھا کہ سخت کالی اور اندھیری رات ہے۔ بادل بڑے زور سے گرج رہا ہے۔ بجلی کوند رہی ہے۔ اس قدر اندھیرا ہے کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا ہے اور سخت طوفان آیا ہوا ہے۔ لوگ افراتفری میں دوڑ رہے ہیں کسی کی کوئی آواز نہیں سنتا بجلی کی زبردست کڑک سے دل بیٹھے جا رہے ہیں۔ لوگ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ قیامت آگئی ہے میں نے زور سے کہا کہ ابھی قیامت نہیں آئی ہے یہ ایک وقتی طوفان ہے جو گزر جائے گا لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کس طرح کہتا ہے کہ قیامت نہیں آئی ہے میں نے کہا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ قیامت سے قبل ایک وجود کا آنا از حد ضروری ہے یعنی مہدی علیہ السلام مگر وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے اس لئے قیامت کا آنا ناممکن ہے خدا کی قدرت ایک سفید ریش لمبے بالوں والے بزرگ مجھے مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام آگئے ہیں اور ان کا زمانہ گذر چکا ہے میں نے اس بزرگ مرد سے دریافت کیا کہ وہ کون مہدی ہیں جو آچکے ہیں انہوں نے صاف الفاظ میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ میں نے اس بزرگ کو پکڑ لیا اور پوچھا کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں بندہ نے اس بزرگ سے عرض کیا کہ سنا ہوا ہے کہ توبہ مرتے دم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک بھی قبول ہوتی ہے چونکہ اب قیامت یقینی ہے اور عنقریب ہر چیز فنا ہو جائے گی اس لئے آپ میرے گواہ ہیں۔ کہ میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اور حضرت مرزا صاحب پر ایمان لاتا ہوں اس بزرگ نے فرمایا کہ وہ گواہ رہے گا اتنے میں میرے دوست چٹھی رساں نے مجھے جگایا کہ اٹھ کر نماز فجر پڑھو وقت جا رہا ہے۔

میں نے اپنا خواب غیر احمدی حضرات کو بتایا تو وہ اسے شیطانی خواب بتاتے تھے۔ اُسی دن میں نے امام مسجد سے خواب اس رنگ میں بیان کیا کہ ماہِ رمضان ہو اور رات ستائیسویں ہو۔ ایک شخص صوم وصلوٰۃ کا پابند سحری کھانے کے بعد خواب دیکھے اور بیدار ہو کر نماز ادا کرے اور روزہ بھی رکھا ہوا ہو تو وہ خواب کیسا ہوگا تو مولوی صاحب فرمانے لگے۔ واہ سبحان اللہ اس خواب کے کیا کہنے سو فیصد سچا ہوگا اور رحمانی ہوگا۔ جب میں نے خواب بیان کیا تو وہ کہنے لگے خواب شیطانی ہے۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ میں عالم تو نہیں ہوں مگر اس خواب نے میرا کام کر دیا ہے اور جس قدر شبہات اور وسوسے میرے دل میں تھے سب یکدم دور ہو گئے ہیں"

آپ کے تین بیٹے امریکہ میں ہیں بوقت وفات ان کی جدائی آپ کو بہت تڑپاتی رہی مگر آفرین ہے کہ منہ سے ایک لفظ نہ نکالا۔ وفات سے چوبیس گھنٹے قبل مجھے بلایا اور کہا کہ جاوید احمد (میرے سب سے چھوٹے بھائی) کو فون کر کے امریکہ سے بلوالو مگر افسوس کہ اُس کی نوبت ہی نہ آئی اور آپ نہایت خاموشی سے بچوں کی دید کی پیاس لئے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ نے تقریباً ۸۰ برس کی عمر پائی۔ پیدل چلنا آپ کو بہت پسند تھا۔ ہمیشہ سادہ غذا کھائی۔ قویٰ بہت مضبوط تھے اور آخر تک بغیر عینک کے کام کرتے رہے چھڑی تک بھی استعمال نہ کی۔ بیماری کے دوران بھی کسی کا سہارا لے کر چلنا پسند نہیں کرتے تھے اپنے پیچھے چار بیٹیاں۔ پانچ بیٹے۔ نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ ظہور / اگست

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ ظہور / اگست ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء خریداران کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کیا جا چکا ہے جن دوستوں کو نہ ملا ہو وہ دفتر ماہنامہ "انصار اللہ" کو فوری مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

(منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی اہلیہ محترمہ کی وفات

پر

قرار دادہائے تعزیت

لجنہ اماء اللہ فیصل آباد شہر

ہمارے قابلِ صد احترام امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر و ضلع محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی رفیقۂ حیات محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اچانک رحلت فرما گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ تقریباً ۱۲ روز سے صاحبِ فراش تھیں کچھ روز بعد حالت زیادہ خراب ہو گئی اور آخر کار جدائی کا وہ لمحہ آ گیا جب مرحومہ ہم سب کو مغموم و دلگیر چھوڑ کر مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ہ

آپ حضرت اقدس کے مشہور صحابی حضرت حامد حسین خانصاحب مرحوم کی بیٹی تھیں اور پھر ایک صحابی کے بیٹے یعنی حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ اس لحاظ سے آپ کی زندگی تقویٰ و طہارت سے عبارت تھی۔ آپ کا وجود جماعت احمدیہ فیصل آباد کے لیے ایک بہت بابرکت وجود تھا۔ آپکا وہ شفیق اور مسکراتا ہوا چہرہ آج بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ نگاہیں متلاشی ہیں مگر خلوص و محبت کا وہ پیکر آج ہم میں موجود نہیں بہت ملنسار، غمگسار، مہمان نواز، اور خلیق واقع ہوئی تھیں۔ ہر چھوٹے بڑے سے شفقت اور محبت ان کی فطرت کا ایک حصہ تھا۔ ہر ایک کا درد سننے والی تھیں۔ ہر ایک کے غم میں شریک ہونے والی تھیں۔ ہر ایک کی تکلیف کو اپنی ہی تکلیف سمجھنا ان کا خاص وصف تھا۔ اس فرشتہ صفت ہستی کا اس جہانِ فانی سے رخصت ہونا لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کی ممبرات کیلئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ گوناگوں اوصافِ حمیدہ کی مالک تھیں موصیہ تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ خدمت دین کے لیے ہر آن کمربستہ۔ خوفِ خدا رکھنے والی۔ متوکل علی اللہ اور صبر و رضا کا دامن تھامنے والی خاتون تھیں۔ اپنی بیماری کے دوران بھی انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا وفات سے چند روز قبل کہنے لگیں کہ میرے کانوں میں مسلسل درود و سلام کی خوشکن آوازیں آ رہی ہیں۔ آخر کار خدا تعالیٰ کی رضا کے سامنے راضی ہونا پڑا اور یہ سعید الفطرت برگزیدہ ہستی ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گئی۔

اس موقعہ پر ہم غمگین دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ اپنے انتہائی محترم امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد آپ کے بیٹوں اور دیگر افرادِ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقامِ قرب سے نوازے اور ہر آن آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین۔

آخر میں دردِ دل سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے شفیق و مہربان امیر صاحب کو اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے اور آپ کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز آپکو اور دیگر تمام اہلِ خانہ کو صبر و ہمت کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین۔

ہم ہیں

(ممبرات لجنہ اماء اللہ فیصل آباد شہر)

ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد شہر

یہ خبر انتہائی صدمہ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ہمارے امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی رفیقۂ حیات محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ ایک مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

اس سانحہ پر ہم اپنے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں وہی الفاظ دوہراتی ہیں جو آپ نے اپنے ایک صاحبزادے کی وفات پر فرمائے تھے۔

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا بما یرضی بہ ربنا

آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل غمزدہ ہیں لیکن ہم اُسی میں راضی ہیں جسمیں ہمارا ربّ راضی ہو۔

مرحومہ ایک برگزیدہ ہستی اور قابلِ رشک خاتون تھیں کیونکہ آپ کو یہ دوہرا فخر حاصل تھا کہ آپ حضرت حامد حسین خانصاحب صحابی حضرت اقدس ..... کی لختِ جگر تھیں اور پھر ایک صحابی ہی کے بیٹے کی یعنی حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کی رفیقۂ حیات بنیں۔

آپ نے زندگی بھر اس ماٹو کو سامنے رکھا۔ "ہمیشہ مسکراتے رہو۔ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

آپ کی وہ دلنواز مسکراہٹ۔ دستِ شفقت غمگساری اور مہمان نوازی ہمیشہ ہمارے دلوں کو گرماتی رہے گی۔ قضائے الٰہی سے آپ کی اکلوتی بیٹی وفات پا گئیں تو کہا کرتی تھیں۔ سب بچیاں میری بیٹیاں ہی تو ہیں۔ یہ آپ کا حسنِ سلوک ہی تھا کہ آج ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر آپ کی تعریف ہے۔ مرحومہ تقویٰ و پرہیزگاری کا پیکر تھیں۔ کم گو۔ ملنسار اور سلجھے ہوئے دلنشیں اندازِ گفتگو سے سب کو اپنی طرف مائل کر لیتی تھیں۔ درثمین کے اشعار خوب یاد تھے۔ اشعار ہی نہیں پوری نظمیں یاد تھیں اور بہت ذوق و شوق سے دوسروں کو سنایا کرتی تھیں۔ مرکز کی طرف سے ہر مالی تحریک پر بشاشتِ قلب کیساتھ لبیک کہتیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

ہم ممبراتِ ناصرات الاحمدیہ اپنے مکرم و محترم امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد آپکے بیٹوں اور دیگر جملہ عزیز و اقارب سے اظہارِ تعزیت کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب سے نوازے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

اس کے ساتھ ہی ہماری یہ پُرسوز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیق و مہربان امیر صاحب کو صحت و سلامتی والی عمرِ دراز عطا فرمائے اور آپکو اور سب لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں

(ممبرات ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد شہر)

محترم ابوالخیر محب اللہ صاحب کی وفات پر

قرار دادِ تعزیت

مجلس عاملہ قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ کا یہ اجلاس محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد بزرگوار محترم مولانا ابوالخیر محب اللہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

محترم مولانا صاحب بنگلہ دیش کے ایک بہت بڑے عالم اور مبلغ اسلام تھے آپ نے گذشتہ ۳۷ سال سے بطور مبلغ جو احمدیت کی خدمت کی ہے وہ ہمیشہ یاد رہے گی ہم جملہ ممبران قیادت ضلع لاڑکانہ ان کی دونوں بیوگان اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ان کے دونوں بھائیوں اور تمام بہنوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں نیز دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم اپنے خاص فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران

(مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے سالِ رواں کے اختتام میں صرف چار ماہ باقی ہیں احباب اپنا چندہ ادا فرمائیں

(ناظم مال وقف جدید)

دعائے مغفرت

۱۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم حکیم محمد شریف صاحب سیالکوٹی دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۳۱ جولائی صبح ۴ بجے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ حکیم اللہ دتا صاحب امیر جماعت درگاں والی ضلع سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ اور پیدائشی احمدی تھے۔ آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ جلسہ سالانہ کے لئے اپنے گاؤں سے قادیان پیدل جایا کرتے تھے۔ بوقت وفات آپ کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن کویت تھا جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔ اور دوسرا بیٹا عبدالمنان انجم کراچی تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد محترم قریشی فضل حق صاحب نے گول بازار کے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

قبر تیار ہونے پر مرحوم کے پھوپھی زاد بھائی مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے پانچ بیٹیاں تین نواسے اور تین نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم بہت مخلص اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے فدائی احمدی تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

(خاکسار محمد اعظم بوتالوی۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب آف بابا بکالہ ضلع امرتسر مڑ چک ۴۵ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۸/۷/۸۲ کو بعمر ۷۰ سال وفات پا گئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بڑی نیک دعا گو اور ذکرِ الٰہی کرنے والی خاتون تھی۔ ان پڑھ اور دیہاتی و زمیندارہ ماحول میں رہنے کے باوجود اپنی اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی اور ان کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کی ساری اولاد سلسلہ احمدیہ سے بڑے اخلاص اور وفاداری کا تعلق رکھنے والی ہے۔ مرحومہ کو حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل تھا۔ مرحومہ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ غیر از جماعت معزز گھرانوں میں جا کر تبلیغ کرتیں۔ آپ کی وفات پر بعض غیر از جماعت احباب بھی جنازہ کے ساتھ ربوہ آئے مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام بزرگ خاتون کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں (غلام رسول زنتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدی مستورات کی ذمہ داری

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار (موجودہ شرح کے مطابق کم از کم ایک روپیہ ماہوار۔ ناقل) خدا تعالیٰ کی راہ میں خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت نہیں بٹھا سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(از تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اجتماع سالانہ ۱۹۶۶ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یاد دہانی

بار بار یاد دہانی کے باوجود اس چندہ کے بارہ میں عہدیداران ناصرات نے سخت غفلت برتی ہے ۸۲ء میں صرف ۳۷ لجنات کی ناصرات کی طرف سے چندہ ہذا قلیل تعداد میں ملا ہے اب صرف چار ماہ باقی ہیں براہ کرم جلد از جلد اپنے وعدے پورے کریں۔ جنہوں نے اب تک چندہ نہیں دیا وہ فوراً اس میں حصہ لیں۔ نادہند لجنات کو سرکلر بھی بھجوایا جا رہا ہے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ حلقہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام ۵ اگست ۱۹۸۲ء کو تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم منصور احمد صاحب عارف۔ مکرم سلطان احمد صاحب مبشر سیکرٹریان مجلس عاملہ مرکزیہ نے بھی شرکت کی۔ اس کلاس میں نماز تہجد، درس القرآن، درس ملفوظات، مقابلہ تلاوت، نظم۔ اذان عام دینی معلومات اور تقریر کے خاص پروگرام ہوئے۔ کلاس کے آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ جڑانوالہ نے خطاب فرمایا۔ اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اگر آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں

حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے ذریعہ رشد و اصلاح کا پروگرام جماعت کے سامنے ان الفاظ میں پیش فرمایا:۔

"پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء ناظم ارشاد وقف جدید)

اعلانِ داخلہ

سیلی کالج آف کامرس نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی میں ایم کام سالِ اوّل کے داخلے شروع ہیں۔ داخلہ فارم بلڈ شعبہ سے بعوض دس روپے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے بی کام اہل ہوں گے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔ مزید معلومات کے لیے رجوع کریں۔

محمد ریاض نوید ایم کام کمرہ نمبر ۲۴۴-۲ ہوسٹل نمبر ۲ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

مرزا وحید احمد کمرہ نمبر ۱۲۲ ہوسٹل نمبر ۱ نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور۔

درخواست ہائے دعا

مندرجہ ذیل درخواست ہائے دعا موصول ہوئی ہیں۔ احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں اور ہر قسم کی تکالیف دور فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں ان پر نازل فرمائے۔ آمین

۱۔ برادرم مکرم سلیم احمد خان صاحب ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں (نثار احمد خان مربی سلسلہ ملی پور ضلع مظفر گڑھ)

۲۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب بائیں گردے میں پتھری کے باعث بیمار ہیں (ملک تنویر احمد محمود آباد جہلم)

۳۔ خاکسار کے بیٹے عزیز توقیر احمد کے بازو کا راولپنڈی سنٹر ہسپتال میں اپریشن ہوا تھا اور ٹانگ سے ہڈی نکال کر بازو میں لگائی گئی تھی۔ اب بچہ خدا کے فضل سے روبصحت ہے۔ (عبداللطیف بٹ۔ نور مین شاہ تاج شوگر مل۔ منڈی بہاؤالدین)

۴۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ چار سال سے پاؤں میں زخم کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ (عمر دین ڈرائیور ناصر آباد۔ فیصل عمر فارم سندھ)

۵۔ خاکسار کے والد مکرم غلام حسین صاحب ناصر آباد سندھ میں بیمار ہیں۔ (عبدالسلام۔ ناصر آباد۔ ربوہ)

۶۔ خاکسار عنقریب سروس سے ریٹائر ہو رہا ہے اپنے بہتر مستقبل کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (ریاض احمد چوہدری صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی)

ضروری اعلان

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی کے ساتھ خلافت حقہ اسلامیہ کی کتاب بھی مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کتاب کا بھی مطالعہ کریں اور قائدین کرام اس کا امتحان بھی لیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی اور علمی رسالہ ہے اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سالانہ چندہ پندرہ روپے
منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہمارے سالانہ اجتماع کے دن نزدیک سے نزدیک تر آرہے ہیں۔ کیا آپ نے شمولیت کی تیاری شروع کر دی ہے؟

۱۔ ہر لجنہ کی خواہ وہ تین ممبرات پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو نمائندگی ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے صدر نہ آسکے تو وہ اپنی تصدیق کے ساتھ کسی اور عہدہ دار کو بھجوا سکتی ہے۔

۲۔ پچیس سے زیادہ تعداد پر ہر پچیس ممبرات سے ایک ممبر کو نمائندگی شورے ملے گی۔ اس تعداد میں صدر لجنہ شامل ہوگی باقی ممبرات انتخاب کے ذریعہ چنی جائیں۔

۳۔ ناصرات کا اجتماع بھی ساتھ ہی ہو رہا ہے۔ اس کے لئے بھی ہر لجنہ سے بچیاں بھجوائی جائیں۔

۴۔ کیا آپ نے جائزہ لے لیا ہے کہ ۳۰ ستمبر سے قبل آپ کی طرف سے سالانہ اجتماع کا چندہ جونی ممبر ڈیڑھ روپیہ سالانہ ہے ادا ہو جائے گا۔ اسی طرح ممبری کا اور ناصرات کے چندہ کا بجٹ پورا ہو گیا ہے۔

۵۔ آپ کی سالانہ رپورٹ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں لائحہ عمل کے مطابق پہنچ جانی چاہئے اور سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں آنی چاہئیں اسی طرح ناصرات کی سالانہ رپورٹ کی بھی دو کاپیاں آنی چاہئیں۔

۶۔ اجتماع کا پروگرام ہر لجنہ کو بھجوا دیا گیا ہے کسی کو نہ ملا ہو تو منگوالیں اور اپنے ساتھ لے کر آئیں دوبارہ نہ مل سکے گا۔

۷۔ وہاں سے آنے والی بہنوں اور بچیوں کو سمجھا کر لائیں کہ یہاں آکر وقت ضائع نہ کریں۔ پروگرام کو توجہ سے سنیں۔

۸۔ شورے کے لئے تجاویز ۵ ستمبر تک بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا شائع کر دیا جائے۔

۹۔ ۳۰ ستمبر کے بعد آنے والی رقم اس سال کے بجٹ میں شامل نہ کی جاسکے گی۔

۱۰۔ مقابلوں میں جن بچیوں نے شرکت کرنی ہو ان کے نام یکم اکتوبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

۱۱۔ اسی طرح نمائندگان کے نام بھی یکم اکتوبر تک مرکز کو پہنچ جانے چاہئیں۔

۱۲۔ زائرات کی صرف اس صورت میں قیام و طعام کی ذمہ لجنہ پر ہوگی کہ وہ صدر لجنہ مقامی یا امیر پریذیڈنٹ مقامی سے تصدیق لیکر آئیں

۱۳۔ ہر جماعت کی صدر لجنہ اور پریذیڈنٹ جماعت سے بھی استدعا ہے کہ وہ یہ اعلان ممبرات لجنہ تک پہنچا دیں۔ خطبہ جمعہ کے ذریعہ بھی تاکہ سب کو علم ہو جائے۔

۱۴۔ ہر ضلع کی صدر لجنہ کی ذمہ واری ہے کہ وہ اپنے ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرے تا زیادہ سے زیادہ لجنات کی نمائندگی مرکزی اجتماع میں ہو۔

محترم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

متعدد تحقیقی کتب کے مصنف اور مخلص خادم دین محترم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۵۶ سال تھی اور آپ اپنے سنٹر کوٹلی میں خدمات سلسلہ سرانجام دے رہے تھے۔

مرحوم رمضان المبارک سے قبل ملیریا بخار کی وجہ سے شدید علیل ہو گئے تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آپ صحت یاب ہو گئے اور رمضان کے آخری عشرہ میں برکات رمضان سے متمتع ہونے کی توفیق پائی۔ لیکن طبیعت کمزور ہی تھی۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ بخار کا دوبارہ حملہ ہوا۔ بخار کے اس حملہ سے بھی آپ روبصحت تھے کہ جمعرات کو نماز ظہر ادا کر کے گھر واپس تشریف لائے تو دل کا دورہ پڑا اور آپ خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم کی نماز جنازہ پہلے کوٹلی میں مقامی احباب جماعت نے پڑھی پھر اگلے روز کوٹلی کی جماعت آپ کی میت ربوہ لائی۔ جہاں نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی پھر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ گیمبیا نے دعا کرائی۔

مرحوم ۱۹۲۶ء میں مقبوضہ وادی کشمیر کی شمال مغربی تحصیل ہندواڑہ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے علاوہ اپنے طور پر اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ جب آپ واہ کے کشمیری مہاجرین کے کیمپ میں دینی معلم تھے، جماعت احمدیہ سے متعارف ہوئے اور تحقیق حق کی غرض سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے لگے۔ مسلسل آٹھ نو سال اس کا بڑے غور کے ساتھ مطالعہ کرتے رہے پھر جب پوری طرح انشراح صدر ہو گیا تو آپ ۱۹۵۹ء میں مشہور کشمیری راہنما خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کے ذریعہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ آپ اپنے سارے خاندان میں واحد فرد ہیں جو احمدیت کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

آپ نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کر دی۔ چنانچہ آپ کو بطور مربی سلسلہ گلگت، ایبٹ آباد، کیمبل پور، مظفر آباد اور کوٹلی میں متعین کیا گیا اور آپ اپنے اس فرض کو بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ نبھاتے رہے۔ آپ جہاں رہے نہ صرف احباب جماعت کی بڑے پُرشفقت انداز سے تربیت کرتے رہے بلکہ غیر از جماعت احباب پر بھی آپ کا خاصا اثر تھا۔

آپ مربی سلسلہ کے فرائض کے ساتھ ساتھ علمی اور تحقیقی جدوجہد میں بھی مصروف رہے چنانچہ آپ نے کئی اعلیٰ مرتبے کی تحقیقی کتب پمفلٹ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا علمی تصانیف پر دیا جانیوالا انعام بھی حاصل کیا۔ آپ کی تصانیف میں امام مہدی کا ظہور۔ دجال اور یاجوج و ماجوج، تاریخ احمدیت جموں و کشمیر۔ مسیح کشمیر میں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ بڑی اہم اور مفید کتب ہیں۔ آپ نے تاریخ جدوجہد آزادی کشمیر، تاریخ اسلام اور تاریخ دردستان (گلگت ہنزہ۔ بلتستان) کے مسودات تیار کئے ہوئے تھے کہ عمر نے وفا نہ کی۔ محترم قریشی صاحب مرحوم آزاد کشمیر کے علمی حلقوں میں بھی ایک مؤرخ کی حیثیت سے متعارف تھے۔

مرحوم بڑے حلیم الطبع اور سادہ تھے، فرض شناسی نیکی دیانت اور محنت آپ کی نمایاں صفات تھیں۔ آپ نے ایک بیوہ اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند فرمائے نیز آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اسلام آباد میں ہمیں اپنے سٹون کرشر کے لیے ایک محنتی باصلاحیت چوکیدار کی فوری ضرورت ہے۔ کرشر مرگلہ ہل ویلی پر واقع ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند دوست اپنے امیر/پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بالمشافہ ملیں۔ محمود احمد کھوکھر
اسلام آباد 16G-8/1

ضرورت ہے

دارالضیافت کو مندرجہ ذیل عملے کی فوری ضرورت ہے۔ مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق سے جلد رابطہ قائم کریں۔ خالصتاً خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور جماعتی خدمت کے جذبے سے سرشار احباب رابطہ قائم کریں۔

باورچی : ۲ عدد اچھا کھانا پکانا جانتے ہوں۔
ڈرائیور : ایک عدد
مالی : ۲ عدد (جنہوں نے مالی کا کورس پاس کیا ہو)

(نظارت ضیافت ربوہ)

مقابلہ ٹیبل ٹینس

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے بابرکت موقعہ کی خوشی میں مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے اور شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایوان محمود میں ٹیبل ٹینس سنگلز کے مقابلے منعقد ہونگے۔ شام چھ بجے فائنل مقابلہ ہوگا جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئے گی۔ جو کھلاڑی حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام مکرم ظہیر احمد صاحب کو دفتر خدام الاحمدیہ میں لکھوا دیں۔ کھلاڑیوں اور شائقین سے جوق در جوق شرکت کی اپیل ہے۔ (مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)